پشتو زبان کی "تفسیر یسیر"، "تفسیر فوق الیسیر"، "تفسیر تیسیر" اور "تفسیر یسیر مشہور بہ فوق الیسیر" میں اشتباہ کا تحقیقی جائزہ

A Research Overview of the ambiguity in Pashto Tafaseer: Tafseere Yaseer, Tafseere Fawq ul Yaseer, Tafseere Taiseer and Tafseere yaseer named as Fawq ul Yaseer

سجاد[i] محمد ظہور[ii]

Abstract

Pashto is one of the local languages of Pakistan. It is spoken and understood mainly in Khyber Pakhtunkhwa and in a large area of Balochistan. Pashtoon Ulama has written a lot on different aspects of Islam. They produced Tafaseers (Commentaries of the Holy Quran) in Pashto language. Three of them (Tafseer-e-Yaseer Tafseer Fawqul Yaseer and Tafseer-e-Tayaseer) are considered to be the earlier ,But they were overlapped and confusion took place. Some people called them One while some called them the explanation of one another. In this article, we have tried to clear the situation about these tafaseers.

پشتو

پشتو زبان پاکستان کی ایک اہم علاقائی زبان ہے جو پورے صوبہ خیبر پختونخوا کے علاوہ بلوچستان کی ایک بڑی آبادی بولتی اور سمجھتی ہے۔ اس زبان کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ پشتون قوم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ من حیث القوم مسلمان ہیں۔ اسلام سے محبت اور اس کی خدمت انہیں ورثے میں ملی ہے۔ ابتدا ہی سے پشتون علماء نے دینِ اسلام کی مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے مختلف میدانوں میں کتابیں لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن مجید) کو سمجھنے کے لئے بھی انہوں نے کوششیں کیں اور مختلف تفاسیر لکھیں۔

---

i ایم-فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، چکدرہ دیر (لوئیر)

ii ایم-فل ریسرچ سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

مولانا مراد علیؒ صاحب اور آپ کی تفسیر

پشتو زبان میں مروج تفسیر "تفسیر یسیر" پشتو کی اولین تفاسیر میں سے شمار ہوتی ہے۔ یہ مولانا مراد علی صاحب کی تصنیف ہے۔ آپ نے یہ تفسیر ۱۲۸۴ھ /۱۸۶۷ء میں لکھی[1]۔ آپ کے والد کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ آپ کا تعلق "سیلانی" خاندان سے تھا۔ جو "کامہ"[2] کے علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ ایک بڑے عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ لہٰذا آپ کی اس تفسیر کو کافی شہرت ملی اور پشتون معاشرے میں اس سے کافی حد تک استفادہ کیا گیا۔

تفسیر کی دنیا میں مولانا مراد علیؒ کی اس کوشش کے بعد دیگر پشتون علماء کو بھی اس میدان میں آنے اور آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا۔ اس کے بعد پشتو زبان میں دوسری تفاسیر منظر عام پر آئیں۔ ان میں سے ایک کوشش ممتاز عالم دین قاضی عبدالطیف صاحب کی بھی ہے[3]۔

قاضی عبداللطیف صاحبؒ اور آپ کی تفاسیر

آپ کا نام قاضی عبداللطیفؒ ہے۔ والد کا نام سید غلام محمود جیلانیؒ ہے۔ آپؒ ۱۲۹۰ھ کو ضلع سوات کے علاقہ نیک پی خیل کے ایک گاؤں "گالوچ"[4] میں پیدا ہوئے۔ خاندانی طور پر حسنی سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ مزید تعلیم کے لئے رامپور (ہندوستان) چلے گئے اور وہاں سے سند الفراغ حاصل کیا[5]۔ واپس آکر اپنے علاقہ میں حلقہ درس قائم کیا، جس میں دور دراز کے طلباء شرکت کرتے تھے[6]۔ پاکستان بننے سے پہلے سوات میں { جب "سوات" ایک خود مختار ریاست تھی} آپ کا خاندان علمی طور پر بہت مشہور تھا۔ اس خاندان کی علمی خدمات کی بدولت سوات کے علاقہ "گالوچ" کو "بخارا" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا[7]۔

تفسیر "فوق الیسیر"

قاضی عبداللطیف صاحب نے قرآن پاک کی ایک تفسیر "فوق الیسیر" کے نام سے لکھی، مگر ناشر کی غفلت کی وجہ سے یہ تفسیر مولانا عبدالحق داربنگی کی تفسیر "فوق الیسیر مشہور بہ تفسیر یسیر" (جو مستقل تفسیر نہیں بلکہ مولانا مراد علیؒ کی "تفسیر یسیر" پر شرح ہے) کے ساتھ خلط ملط ہوگئی۔ ناشر نے اس کی اشاعت پر دونوں حضرات (مولانا قاضی عبداللطیفؒ اور مولانا عبدالحق داربنگیؒ) کے نام لکھ دیئے۔ بعد میں اس تفسیر کی اشاعت روک دی گئی۔ اس اشاعت کے نسخے بعض قدیم مکتبوں میں موجود ہیں۔ ایک نسخہ پشتو اکیڈمی، پشاور یونیورسٹی میں بھی موجود ہے۔ قاضی صاحب کو اس غفلت سے دلی صدمہ پہنچا، لیکن بعد میں انہوں نے ایک اور تفسیر تالیف کی جس کا نام "تفسیر تیسیر" رکھا۔ اس کی پہلی اشاعت ۱۹۲۵ء میں

ہوئی[8]۔اس تفسیر کی اشاعت صرف دو مرتبہ ہوئی ہے اور اب یہ نایاب ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس اس کے نسخے موجود ہیں جو کہ "گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا" کے شائع کردہ ہیں۔یہ تفسیر دو ضخیم جلدوں میں ہے اور اس میں پشتو زبان کا "یوسفزئی" لہجہ اختیار کیا گیا ہے۔

تفسیر تیسیر

قاضی عبد اللطیف صاحب ایک بڑے پائے کے مفسر تھے، آپ نے دو تفاسیر (تفسیر فوق الیسیر اور تفسیر تیسیر) لکھیں۔بحیثیت مفسر آپ کو جو وقعت دینی چاہئے تھی وہ آپ کو نہ ملی۔پہلی تفسیر (فوق الیسیر) ناشر کی غفلت سے مولانا عبد الحق دار بنگیؒ کی تفسیر کے ساتھ خلط ملط ہو کر متنازعہ بن گئی۔دوسری تفسیر کے ساتھ بھی ایک حادثہ یہ ہوا کہ "تفسیر تیسیر"جو آپ کی اپنی ہی تصنیف ہے، اکثر مقالہ نگاروں نے اسے "تفسیر یسیر" کا نقش ثانی کہا۔اس کی وجہ صرف مذکورہ مصنفین کا اس تفسیر سے ناواقفیت ہے۔مثلاً: زلمے ھیوادمل اپنے مقالہ {دپشتو دنثر اته سوه کاله} میں اس تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:

"تفسیر التیسیر"قاضی عبداللطیف آف سوات، د دی تفسیر لیکونکی دی،دا ده " تفسیر یسیر " نوے شکل دے او په دے کیی ده عربی او فارسی د ثقیلو الفاظو د کمولو کوشش شوے دے[9]۔"

یعنی" تفسیر تیسیر" قاضی عبد الطیف کی تصنیف ہے جو "تفسیر یسیر" کی نئی شکل ہے اور اس میں عربی اور فارسی کے مشکل الفاظ کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔آگے خود ہی لکھتے ہیں:

"ددے تفسیر په باب زیات معلومات نه لرم او نه بي متن راسره شته چی "تفسیر یسیر "سره بي مقایسه کم"[10]۔

یعنی میں اس تفسیر کے متعلق زیادہ معلومات نہیں رکھتا اور نہ ہی میرے پاس اس کا کوئی نسخہ ہے جس کا میں "تفسیر یسیر" کے ساتھ موازنہ کروں۔اس عبارت سے خوب واضح ہوتا ہے کہ اس کے متعلق جو کچھ لکھا گیا وہ صرف سنی سنائی اور بلا تحقیق باتیں ہیں۔دوسرے مصنفین نے بھی یہی کچھ کیا ہے۔عجیب بات یہ ہے کہ ان تفاسیر کے متعلق جتنی باتیں بعد میں سامنے آئیں، تقریباً سب نے زلمے ھیوادمل کے حوالے سے ہی ان باتوں کو آگے بیان کیا۔

اب ہم ان دونوں تفاسیر سے دس مثالیں لے کر یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ تفاسیر ہیں۔اور یہ کہ "تفسیر تیسیر" حقیقتاً "تفسیر یسیر" کی آسان شکل نہیں بلکہ یہ تفسیر کے باب میں قاضی عبد اللطیفؒ کی ایک مستقل نئی کوشش تھی۔

مثال نمبر ۱

قاضی عبد اللطیف صاحب اس تفسیر کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"په خواهش د بعضو دوستانو او په عذر د شوقئ د قرآن او د تلاوت د قرآن سره،
پس د تصنیف کولو د تفسیر فوق الیسیر نه شروع مې او کړه په جوړولو د دے"
تفسیر تیسیر" کې او ما په کې وکړه سعي په قدر د طاقت خپل سره[11] "یعنی بعض
دوستوں کی خواہش اور قرآن کے ساتھ محبت کی وجہ سے میں نے" تفسیر فوق الیسیر "کے بعد
اس تفسیر {تفسیر تیسیر} کا لکھنا شروع کیا اور اپنی استعداد کے مطابق کوشش کی"۔

اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ قاضی صاحب اس کو ایک الگ تفسیر سمجھتے ہیں، اس میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ میں "تفسیر یسیر" کو آسان زبان میں پیش کرتا ہوں یا اس تفسیر کو یوسفزئی لہجہ میں منتقل کرتا ہوں۔

مثال نمبر ۲

"تفسیر یسیر" کی ابتدا میں بسم اللہ کا ترجمہ موجود نہیں، لیکن "تفسیر تیسیر" کی ابتدا بسم اللہ کے ترجمہ سے ہوتی ہے۔ بسم اللہ شروع کومه په نامه د خدائے الرحمٰن چه بخونکی دے خلقو ته د وجود او د حیات الرحیم او مهربانه دے په دوی چه ساتی له آفاتو ز نے یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مخلوق کو جسم اور حیات اور مہربان ہے ان پر کہ انہیں کئی حادثات سے محفوظ رکھتا ہے۔

مثال نمبر ۳

"تفسیر یسیر" میں سورۃ البقرہ کی ابتدا میں حروف مقطعات پر کافی تفصیلی بحث کی گئی ہے اور جن سورتوں کی ابتدا حروف مقطعات سے ہوتی ہے وہاں پر بھی تفصیل بیان کی ہے۔ مثلاً: سورۃ یونس کی ابتداء میں لکھتے ہیں:

الر: علماؤ په دے کے ډیر تاویلات کړی دی۔ او یو ترے دا دے چه خدائے الف له
اَنَا او لام له الله او را له رحمٰن دے یعنی انا اللہ الرحمٰن معنی دا چه زه خدائے یم
مهربان" جبکہ تفسیرِ تیسیر میں حروف مقطعات پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے۔

مثال نمبر ۴

سورۃ البقرہ کی تفسیر میں صاحب تیسیر نے بہت سی آیات کی منظوم تفسیر پیش کی ہے۔ مثلاً:

" إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلاَّ النَّارَ-------- "[12] کی تفسیر میں لکھتے ہیں؛

"عداوت چه سوك كوى د پاك حضرت مناسب ور سره دے دا لوئے زحمت

صد افسوس دے چه صفت دده بدل كا د جهالو نه پرے واخلى لگ رشوت" اور

فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الآخِرَةِ مِنْ خَلاَقٍ [13] کی تفسیر میں لکھتے ہیں؛

"چه دنيا كه غوره ثوك په آخرت بے حصے به په بازارشى د قيامت"

جبکہ "تفسیر یسیر" میں یہ اسلوب بہت کم اختیار کیا گیا ہے۔

مثال نمبر ۵

"تفسیر تیسیر" کے مصنف نے جن تفاسیر سے استفادہ کیا ہے ان کا حوالہ کئی جگہوں پر موجود ہے۔انہی تفاسیر میں سے ایک "تفسیر یسیر" بھی ہے۔ قاضی صاحب نے بغیر کسی خیانت کے اس تفسیر سے لی گئی تشریحات کے بعد اس کا حوالہ دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ النساء میں کئی فقہی مباحث "تفسیر یسیر" کے حوالے سے پیش کی ہیں[14]۔

مثال نمبر ۶

"تفسیر یسیر" میں بڑی تعداد میں اسرائیلیات موجود ہیں۔ مثلاً: ہاروت وماروت والی روایت (کہ انہوں نے زہرہ نامی عورت کے ساتھ عشق کیا، شراب پی لی اور قتل کیا) اور سورۃ ص کی آیت ۳۴ کے ذیل میں سلیمانؑ کی انگوٹھی کے متعلق روایات وغیرہ۔ اس تفسیر پر حافظ ادریس صاحب[15] بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں "تفسیر قرآن کے ضمن میں فاضل مصنف نے اسرائیلیات کی روایت میں بھی فراخدلی دکھائی ہے[16]۔ جبکہ "تفسیر تیسیر" میں اسرائیلی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔

مثال نمبر ۷:

"تفسیر یسیر" پشتو زبان کے افغانی لہجہ میں ہے۔ مثلاً: والسماء بناءً [17]: او گرزولے ئى دے آسمان گنبد په سر ستا سے۔ والتين: او ثو گند دے په اينزر باندے۔ انک انت العليم الحكيم[18]: هم ته يى سختن د علم او حکمت۔ جبکہ "تفسیر تیسیر" پشتو زبان کے یوسفزئی لہجہ میں ہے۔ مثلاً: والسماء او گر زولے ئے دے آسمان بناءً چت: انت العليم الحكيم: هم ته يے خاوند د علم خاوند د حکمت۔ والتين: قسم دے په انزر باندے۔

مثال نمبر ۸

"تفسیر یسیر" میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ :او هر آئینه په تحقیق اراده و کړه دے یعنے زلیخے له یوسفؑ سره دہ اختلاط په طریقه دعزم۔ وَهَمَّ بِهَا: او دہ هم اراده و کړه له دے سره امانه په طریقه د عزم۔ بلکه هسے په مجرد میل طبعی سره له منع اختیاری او دامیل وتلے دے له اختیاره ز که چه بنده پرے ماخوذه نه دے۔ بلکه دہ له نفس خپل سره په دے مقام کے ډیره مجاهده کړے دہ۔ ز که دے مستحق شوے دے دمدح او هر چه دا عبارت دے۔ لَوْلَا أَن رَّأَى :که نه وے لیدلے دہ۔ بُرْهَانَ رَبِّهِ :دلیل قاطع د رب خپل؛ پس دد ے عبارت جواب محذوف دے، چه دا دے لکان ما کان یعنی نو شوے به وو هغه کار چه به شوے وو۔ بیا په دے برهان کے ډیر اقوال دی چه جبریلؑ یے ولیدہ چه ولاړ دے اوله حیرته خپلے گوتے چیچی۔ یا آواز وشو چه فهم کوه چه ته پیغمبرے او دا کار د پیغمبرانو نه دے۔ اما اصح دا دے چه هغه برهان محض عصمت الهی وو۔ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا المخلصين [19]۔

جب کہ "تفسیر تیسیر" میں ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ :او خامخا په تحقیق سره قصد و که د غ خزے، بِهِ: په مخالطت د یوسف باندے۔ وَهَمَّ بِهَا: او قصد و که یوسفؑ پهاً په دفع د هغے باندے په تیختے سره۔ لَوْلَا أَن :اگر که نه وے داسے رَّأَى: چه لیدلے وے دہ بُرْهَانَ رَبِّهِ: دلیل قطعی د رب خپل، نو خامخا به ئے کړے وہ قصد د مخالطت د هغے ، او دغه برهان محض عصمت الهی وہ چه پردہ شو په مینز دده او د قهر الهی کے نو په دغه سره و ساته یوسفؑ زان په عفت سره [20]۔

مثال نمبر ۹

"تفسیر یسیر" میں مولانا مراد علی صاحب لکھتے ہیں:

الرَّحْمَنُ :پروردگار چه دے عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى[21]: په عرش مستولی او غالب دے۔ او ذکر د عرش له جهته د عظمته دے، اگر که دے په تمامو موجوداتو متصرف او غالب دے۔ او علی کرم الله وجهه ویلی دی چه؛ الاستواء غير مجهول والتكييف غير

معقول والایمان به واجب السئوال عنه بدعة لانه تعالیٰ کان و لا مکان[22]۔جب کہ قاضی صاحب "تفسیر تیسیر" میں لکھتے ہیں:الرّحمٰنُ: دے دے رحمٰن۔علَی العَرشِ استَویٰ:دے دے چه په عرش باندے قرار دے په هغه شان سره چه لایق دے د شانه دده سره۔[23]

مثال نمبر ۱۰

"تفسیر یسیر" میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

فاماالیتیم:پس یتیم ته۔فلاتقهر:پس قهر مه کوه ته او یا غلبه مه کوه په مال د یتیم باندے۔واماالسائل:او هر چه سائل دے۔ فلاتنهر:پس مه يي محرومه کوه ، پس ورکڑه ورله لگ او یا يي رد کڑه په نیکیۍ سره او چا ویلی دی مراد له سائل طالب علم دے[24]۔جب کہ "تفسیر تیسیر" میں ہے: فاماالیتیم:پس هر چه یتیم ته۔ فلاتقهر:پس قهر مه کوه او شه ور له پشان د پلار مهربانه ، زکه چی تا هم سکلے دے شربت د یتیمی۔واماالسائل:اوهر چه سوالگری لره۔ فلاتنهر:پس مه رټه او مه يي محرومه کوه زکه چه پخپله دے راخکلے دے درد د بینوائی او د تنگسټۍ[25]۔

نتائج

تفسیر یسیر، تفسیر فوق الیسیر اور تفسیر تیسیر پشتو زبان کی ابتدائی تفاسیر میں شمار ہوتے ہیں۔ تفسیر یسیر مولانا مراد علیؒ کامہ وال، جلال آباد (افغانستان) کی تصنیف ہے، جو پہلے لکھی گئی ہے۔ قاضی عبد اللطیفؒ گالوچ سوات (پاکستان) دو تفاسیر کے مصنف ہیں۔ ایک "فوق الیسیر" اور دوسری "تفسیر تیسیر" جو تفسیر یسیر سے موخر ہیں۔ "تفسیر تیسیر" اپنے ماقبل "تفسیر یسیر" کا نقش ثانی نہیں، جس طرح بعض محققین کا خیال ہے۔ کیونکہ قاضی صاحبؒ نے سورہ النساء کے تحت "تفسیر یسیر" کا حوالہ دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں علیٰحدہ علیٰحدہ تفاسیر ہیں۔ "تفسیر یسیر مشہور بہ فوق الیسیر" کے نام سے ایک علیحدہ تصنیف مولانا عبد الحق داربنگی کی ہے۔ یہ دراصل تفسیر یسیر کی تشریح ہے اور کوئی علیٰحدہ تفسیر نہیں۔

حواشی و حوالہ جات

1 مولانا، مراد علی، تفسیر یسیر، رحمٰن گل پبلشرز، ڈھکی نعلبندی قصہ خوانی پشاور، مقدمہ، س۔ن

2 یہ افغانستان کے صوبہ ننگرہار کے مرکزی شہر جلال آباد کے ایک علاقے کا نام ہے۔

3 اس تفسیر کی پہلی طباعت ۱۹۲۵ء میں ہوئی۔ تفسیر فوق الیسیر جو تفسیر یسیر کے بعد ہی لکھی گئی تھی لیکن متنازعہ ہونے کے بعد قاضی صاحب کی دوسری تفسیر "تیسیر" طبع ہوئی۔ اسی زمانہ میں مولانا محمد الیاس کوچیانی نے ایک تفسیر "مخزن التفاسیر" نام سے لکھی ہے لیکن یہ تفسیر مذکورہ بالا تفاسیر کے بعد ہی تصنیف ہوئی ہے۔ اس کی وضاحت حافظ ادریس کے اس عبارت سے ہوتی ہے۔ "اس فاضل محقق (مولانا کوچیانی صاحب) نے جب دیکھا کہ تفسیر یسیر میں ترجمہ اور تفسیر دونوں خلط ملط ہوگئے ہیں، اس لیے انہوں نے مخزن التفاسیر کے نام سے ایک تفسیر لکھی۔(حافظ صاحب، محمد ادریس، "پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ"، سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر)، ص:۱۸۲)

4 گاؤں گالوچ ضلع سوات کے تحصیل کبل کے صدر مقام کبل سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر شمال کی طرف ایک تاریخی گاؤں ہے۔ جس کی سب بڑی دلیل اس گاؤں میں موجود ستر ہ مقبریں ہیں۔

5 جناب لطف الرحمان صاحب گالوچ جو قاضی صاحب کے بھتیجے ہے۔

6 علاقے کے اکثر بزرگوں میں مشہور ہیں۔ میں (سجاد) نے اپنے والد بزگوار شاہ باچا (مرحوم) کے علاوہ جناب لطف الرحمان عرف حضرت جی صاحب گالوچ، جناب رفیع الدین صاحب گالوچ اور سوات کے معمر علماء میں سے جناب مجذوب باباجی (کبل)، مظہر العلوم منگورہ کے صدر مدرس مولانا حمید اللہ دیروی وغیرہ سے سنا ہے۔

7 ڈاکٹر میاں شیر احمد صاحب نے کئی بزرگوں کے حوالے سے بتایا۔ اس کے علاوہ گاؤں گالوچ کے بہت سے معمر اشخاص اس کے گواہ ہیں۔ تفسیر تیسیر کی پہلی جلد کے آخر میں قاضی صاحب کے صاحبزادے نے اس کی وضاحت کی ہے۔ لیکن وہاں مولانا عبدالحق کے بجائے مولانا مراد علی کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ میں نے خود جو نسخہ "پشتو اکیڈمی پشاور" میں دیکھا تو اس پر مولانا عبدالحق اور قاضی صاحب کے نام ایک ساتھ لکھے تھے۔ اس کے علاوہ پشتو اکیڈمی میں ایک اور نسخہ فوق الیسیر کے نام سے موجود ہے جس پر صرف مولانا عبدالحق کا نام لکھا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاضی صاحب کے صاحبزادے سے غلطی ہوئی ہوگی۔

8 قاضی، عبداللطیف، تفسیر تیسیر، گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودھا، س،ن

9 زلمے هیوادمل، دپختو نثر اته سوه کاله: ٤٤٢، ملت پرنٹرز لاہور، 1996ء

10 ایضاً

11 تفسیر تیسیر

12 سورۃ البقرہ ۲ : ۱۷۴

13 سورۃ البقرہ ۲ : ۲۰۰

14 تفسیر تیسیر، سورۃ النساء آیت نمبر ۳ اور ۳۳ ،ا: ۲۰۳ اور ۲۱۷

15 حافظ محمد ادریسؒ ۱۹۰۷ء کو ضلع مردان کے علاقہ طورو میں حافظ سید احمد شاہ کے گھر پیدا ہوئے۔ ضلع مردان کے مختلف علماء سے ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا اور ۱۹۳۴ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اس

کے علاوہ ایم۔اے۔او کالج امرتسر سے ۱۹۳۷ء میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔پشاور یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے چیئرمین تھے۔ مئی ۱۹۶۵ء میں اس جہاز کے حادثہ میں شہید ہوئے جس میں ملک کے ۱۲۷ نامور علماء کرام اور محققین قاہرہ سے آرہے تھے۔ آپ کی مزار یادگار شہدائے پاکستان قاہرہ میں ہے۔ آپ کی تصنیفات میں سے تفسیر کشاف القرآن زیادہ مشہور ہے۔

(ذاتی انٹرویو از ضیاء اللہ صاحب، صاحبزادہ حافظ محمد ادریسؒ، بمقام شیخ ملتون، مردان)

16 حافظ محمد ادریس، "پشتو ادب میں تفاسیر کا ذخیرہ" سیارہ ڈائجسٹ (قرآن نمبر)، جلد دوم، ص:۱۸۲

17 سورۃ البقرہ ۲ : ۲۲

18 سورۃ البقرہ ۲ : ۳۲

19 مولانا مراد علی، تفسیر یسیر، سورۃ یوسف، آیت:24

20 قاضی عبد اللطیف، تفسیر تیسیر، سورۃ یوسف، آیت ۲۴

21 سورۃ طٰہ ۲۰ : ۵

22 تفسیر یسیر، سورۃ طٰہ، آیت:5

23 تفسیر تیسیر، سورۃ طٰہ، آیت:5

24 تفسیر یسیر، سورۃ الضحیٰ، آیت:9،10

25 تفسیر تیسیر، سورۃ الضحیٰ، آیت:9،10